اصل مسئلہ

محمد عابد رحمت

آج دینی مدارس الزامات کی توپ کے دھانے پر ہیں۔اب تو ہر کوئی خصوصاً نام نہاد کالم نگار، دانشور، روشن خیال میڈیا اور یہود و نصاریٰ اس توپ کو دینی مدارس پر داغنا اپنا اولین فرض گردانتے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی خطے میں دہشت گردی جیسا سنگین واقعہ رونما ہو اس توپ کا گولا دینی مدارس پر ہی گرتا ہے۔ جب سے آرمی پبلک سکول کا دلوں کو دہلا دینے والا، دل و دماغ پر اپنے انمٹ نقوش چھوڑنے والا اور تلخ یادیں دے جانے والا دل خراش اور المناک سانحہ رونما ہوا ہے اس وقت سے تو دینی مدارس سنگین اور بے بنیاد الزامات کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں۔

ان الزامات کی حقیقت اور بنیاد کیا ہے؟ یہ تو کوئی بھی نہیں جانتا حتیٰ کہ الزامات لگانے والے بھی اس بات کا فیصلہ نہیں کر پائے کہ وہ دینی مدارس کو اپنے الزامات کا نشانہ کیوں بنا رہے ہیں۔ الزامات لگانے والے ابھی تک یہ تعیین نہیں کر پائے کہ ایسے الزامات سے وہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

کبھی تو الزام دیا جاتا ہے کہ یہ دینی مدارس دہشت گردوں کو پناہ دیئے ہوئے ہیں، تو کبھی الزام کا تیر لگتا ہے کہ دینی مدارس کو دہشت گردوں کی تربیت گاہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، کبھی دل اس الزام سے چھلنی ہوتا ہے کہ دینی مدارس کا نصاب تشدد اور دہشت گردی پر ابھارتا ہے لہذا اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اب تو یہ الزام بھی گردش کر رہا ہے کہ دینی مدارس چلانے والے نا اہل لوگ ہیں اور حکومت کو یہ تجویز دی جا رہی ہے کہ وہ دینی مدارس کو اپنے انڈر میں لے۔

میں پہلے کبھی سوچا کرتا تھا کہ دینی مدارس میں مقرر اساتذہ کو بہت کم تنخواہ دی جاتی ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ پورے اخلاص اور دیانتداری سے تعلیم و تعلم کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں ، ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیوں نہیں کیا جاتا؟ سوچتا کہ حکومت کو چاہیے ان مدارس کی سرپرستی

کرے جیسے وہ سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کی کرتی ہے۔اس لیے کہ وہاں متعین اساتذہ کی تنخواہ بہت زیادہ نہیں تو کم از کم اچھی خاصی ضرور ہے۔مگر اب میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے اس لیے کہ اب تو حکومت بھی دینی مدارس پر نت نئی پابندیاں عائد کر رہی ہے اگر یہ حکومت کی سرپرستی میں چلتے تو کب کے بند ہو چکے ہوتے۔

دینی مدارس کا ماحول ایسا نہیں کہ یہاں سے نکلنے والے طلباء بے راہ روی کا شکار ہو کر غنڈہ گردی، دہشت گردی یا پھر تخریب کاری جیسے قبیح افعال کا ارتکاب کریں اور ملک وقوم کے لیے خطرہ ثابت ہوں بلکہ جب بھی وہ نکلے امن کے پیامبر بن کر نکلے، انھوں نے جب بھی کچھ کیا تو لوگوں کی رہبری اور راہنمائی ہی کی۔

اسی طرح دینی مدارس کا نصابِ تعلیم ممتاز علماء اور ماہرین تعلیم کا مرتب کیا ہوا ہے جو دینی اور دنیاوی تقاضوں کو پورا کرتا ہے اس نصاب سے براہِ راست قرآن وسنت اور روزمرہ کے دینی ومعاشرتی مسائل کو سمجھنے میں بھرپور مدد ملتی ہے۔یہ نصاب ایسا نہیں جو دہشت گردی اور تخریب کاری جیسے قبیح افعال پر ابھارے بلکہ اس نصاب سے شخصی آزادی اور حریت فکر حاصل ہوتی ہے۔

یہی وہ نکتہ ہے جو مدارس کے مخالفین کو پسند نہیں ان کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ ایسا نصاب تعلیم رائج کیا جائے جس کی تدریس سے غلامانہ ذہنیت پیدا ہو، جو ان کے ایجنڈے کی تکمیل کا باعث بنے، ایسا نصاب جس کو پڑھ کر دینی غیرت اور حمیت کا جنازہ نکل جائے، اسلامی تعلیمات، اس کے آداب اور اخلاقیات کی پہچان ختم ہو جائے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اصل مسئلہ کیا ہے؟ نصاب کی اس تبدیلی کو قبول نہ کرنا ہی ہمارا جرم ہے، جس کی وجہ سے دینی مدارس کو سنگین الزامات کا سامنا ہے اور ان پر طرح طرح کی پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔انھیں انتہا پسند اور دقیانوسی جیسے القابات سے نوازا جا رہا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے جس کے لیے سرکاری تعلیمی نصاب کا ڈھانچہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔اس راستے میں صرف دینی

مدارس ہی ان کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں اور انھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اس چٹان کو ہٹائے بغیر وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے اس لیے وہ میڈیا اور اخبارات میں کالموں کے ذریعے دینی مدارس پر یلغار کر رہے ہیں۔

اگر بالفرض ایسے لوگوں کے کہنے پر دینی مدارس کو بند بھی کر دیا جائے تو کیا دہشت گردی صفا ہستی سے مٹ جائے گی؟ حالانکہ جب دینی مدارس کی بہتات تھی اور لوگوں کا رجحان بھی اس طرف تھا تو دہشت گردی کا دور دور تک نام و نشان نہ تھا مگر جیسے ہی دینی مدارس کی تعداد میں کمی واقع ہوئی اور لوگوں کو ان سے متنفر کر دیا گیا تو پھر دہشت گردی نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

افسوس تو اس بات پر ہے کہ دینی مدارس پر الزامات کی بوچھاڑ وہی لوگ کر رہے ہیں جو دینی مدارس کے ماحول اور نصاب سے ناآشنا ہیں۔ میری ایسے ان تمام احبابِ گرامی سے نہایت ہی مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ دینی مدارس کے ماحول سے آشنائی حاصل کریں، دینی مدارس میں رائج نصابِ تعلیم کا گہرائی سے مطالعہ کریں پھر ہی ان پر یہ حقیقت آشکار ہوگی کہ دینی مدارس کس قدر نہ صرف امتِ مسلمہ کے لیے بلکہ دنیا کے ہر انسان کے لیے مخلص اور بے ضرر ہیں۔ دینی مدارس تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے دن دیکھتے ہیں نہ رات ہمہ تن کوشاں ہیں۔

حرمین شریفین کے نام

نفرتوں کے ڈر سے تم ساتھ حرمین کا چھوڑ نہ دینا
آنسوؤں کے ڈر سے تم یہ قافلہ وفا چھوڑ نہ دینا
جانتا ہوں کے راستوں میں لگتے ہیں زخم بھی
یلغارِ کفر کے ڈر سے تم ساتھ حرمین کا چھوڑ نہ دینا
جینا مشکل تو ہے یہاں مگر
مرنے کے ڈر سے تم ساتھ حرمین کا چھوڑ نہ دینا